منشور محمدی

منشور محمدی کا فرمان		جاری ہے تمام دوران		شایع ہے باہتمام زمین		امین من اللہ امین	
منشور رسولان ہمہ محتاج بنام		باخاتم و مہر آمد منشور محمد		توریت بلا توریہ انجیل بتحبیل		گویان صفت سیر سیر منشور محمد	
نمبر ۴	مطبوعہ ۵ صفر المظفر ۱۲۹۴ ہجری مطابق ۱۹ فبروری شروع						جلد ۶

یہ پرچہ انجمن خواستگار طریقہ محمدیہ کے جانب سے چھپکر شایع ہوگا جسقدر مبلغ اس پرچہ کی بابت بطور چندہ یا بطور قیمت حاصل ہوگا کسی طرح شخص کے تصرف میں نہ آئیگا بلکہ اسی پرچہ کے جاری رکھنے اور ترقی کرنیمیں صرف کیا جائیگا یہ پرچہ ۱۵ روز میں ایکدفعہ یعنی تین دفعہ مہینے میں اور پانچوین بندرہوین تاریخ کو شایع ہوگا چھپنے کے بعد سر روز خریداروں کے حد نمبر بھیجا جائیگا حضرات ناظرین سے سالانہ قیمت اسکی معہ محصولڈاک چھ روپیہ بھیجی جائیگی بعد کی کچھ شرح نہین جو لوگ اسکے مضامین سے مستفید ہونگے انکو بلا قیمت یہ پرچہ دیا جائیگا جن صاحبونکو اس انجمن سے یا اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا قیمت باعثہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف ناظم انجمن خواستگار طریقہ محمدیہ بمکلور کے نام روانہ فرماوین کہ تمام حساب کتاب انہی کے پاس رہتا ہے

استفتا

چہ میفرمایند علماء دین و ماہرین علوم اولین و آخرین کہ جنگہای افواج ترک با نصاری حرب و جبل اسود وغیرہ حکم جہاد دارند کہ ازان ترقی دین اسلام میتوان انگاشت یا این ہمہ فقط ملکی جنگہا است از جہاد نسبتی ندارند بینوا و توجروا

جواب اہل اسلام مین کوئی جنگ جایز طور پر سوا جہاد کے نہین ہے مگر جہاد ملک مین امن قایم کرنیکے واسطے ہوتا ہے جو کہ فرمارواے ملک کا منصب ہے اور سب مسلمانونکو ایسے حال مین اوس فرمانروا کی تائید کرنی چاہئے اور جہاد کسیکو مسلمان کرنیکے واسطے نہین ہے اسکی کئی وجہین ہین (۱) خاتم المفسرین شیخ عبدالحکیم صاحب آیہ وقاتلوہم حتی لا تکون فتنہ ویکون الدین للہ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ زانی کافرون سے اسیواسطے کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے گمراہ نکر سکین اور حکم اسکا جاری رہے اگر تابع ہو کر ہین تو لڑانی کی حاجت نہین ہے

منشور محمدی نمبر ۴
کرین اور پیشگی دعلیہ جو کچھ دینا ہو صاحب موصوف کو
دین اور رسیدان سے حاصل کرین پس اونکی خدمت
مین اخبار یہان سے برابر پونہچتا رہیگا فقط

رسالہ انصاف
لدفع الاختلاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

دفعہ اول

مین تعین کرتا ہون کہ جب تک خدا کا کلمہ اور خدا کی روح
پاک پھر اس معنون دنیا مین آسمان سے نزول نفرماوگی
تب تک ایک گلہ اور ایک گدڑیہ نہوگا تاہم انصاف اور
نیک نیتی سے اظہار حق مین ساعی رہنا خدا کے منشا کے
خلاف نہین ہی فاضرب عنکم الذکر صفحا
ان کنتم قوما مسرفین یعنے کیا ہم تمہاری نصیحت
سے کنارہ کش ہو جاوینگے اس سبب سے کہ تم لوگ حد سے
باہر نکل جاتی ہو دنیز حق بات کا ظاہر کر دینا خالی فائدہ
سے بھی نہین ہوتا اسواسطے کہ یکسی غالب حق کو ہدایت
یا سمعون فان جند نا لہم الغالبون کے یعنے
خدا ہی کی جماعت اور کلیسیا غالب رہتی ہی غلبہ حق اشکار
ہو جاتا ہی چنانچہ مجھے خود ان دو نو فائدون کا تجربہ ہو چکا
ہی اور اظہار الاسلام اور رحمۃ مجلد کے مطالعہ فرمانے
والے بھی شاید میرے تجربہ کی تصدیق فرماوینگے اب
دفعہ دوم
چونکہ بالفعل ایک کتاب ثمرۃ الکتب میری نظر سے گذری
جسکے مولف نے پھر اونہین امور متنازعہ فیہ کو جن مین

بارہا گفتگو ہو چکی ہی اور نظر انصاف مین اونکا فیصلہ
بھی ہو چکا ہی دہرایا ہی اور ناحق حاجا بجا حق پوشیان
کین ہین لہذا مناسب معلوم ہوا کہ بقدر اپنی واقفیت
کے مین بھی امر حق کو واضح کر دون اختلاف کو جہان تک
کہ خیر امکان مین ہی دفع کرون اور قاضی انصاف کے
روبرو امور تنقیح طلب منخاصمین کو پیش کر دون پھر اصدار
فیصلہ کا اختیار قاضی کو ہی کیونکہ سب سمجھتے ہین کہ
مخاصمت تو اختلاف ہی کے سبب سے دنیا مین پیدا
ہوتی ہی تو رفع مخاصمت یا قلت مخاصمت کی صورت
بجز دفع اختلاف یا تقلیل اختلاف کے اور کوئی نظر
نہین آتی اور اگر محمدیون اور عیسائیون کا کسی ایک
امر مین بھی اتفاق قرار نہ پاویگا اور ہر بات مین اختلاف
ہی اختلاف چلا جاوے گا تو مجھے یہہ کہنا لازم پریگا
کہ محمدیون کو عیسائیون سے کچھ گنجایش مناظرہ کی نہین
ہی اور نہ اونکو ان سے جیسا بعض علما کو سابقا مگر
کا اتفاق پڑا ہی دیکھو مراسلات کشیش قندر صاحب
و مولوی سید آل حسن صاحب صفحہ ۳۸ اور اسی جواب
کا نام انصاف لرفع الاختلاف رکھا گیا خدا اپنی روح
دفعہ سوم
القدس سے میری مدد کرے اور نیز مین قبل شروع
کرنے بحث ثمرۃ الکتب کے ایک مضمون بغرض اظہار
اس امر کی کہ دفع اختلاف ایک امر مشکل اور دشوار
ہی اور یہہ کہ عیسائی اکثر بمقابلہ دوسری مذہب کے تحکم اور
نا انصافی اور عوام کو مغالطہ دہی کیا کرتے ہین لکھنا

چاہتا ہون اور وہ یہ ہی کہ مثلاً میزان الحق باب ۳ فصل ۳ صفحہ ۲۰۹ مین لکھا ہی، باوجودیکہ قرآن مین ایسی باتین بھی ہین جو سچی اور کتب مقدسہ سے نکالی ہوئی ہین پھر بھی اسکی تعلیم انجیل کے اکثر مطالب اور تعلیمات سے ضد اور برخلاف ہی اور یہی ایک بڑی دلیل ہے کہ قرآن خدا کا کلام نہین ہی، اب قطع نظر اس سے کہ کتب مقدسہ سے نکالنی کا ثبوت باوجود تسلیم اس بات کے کہ پیغمبر اسلام محض امی اور ان پڑھ تھے ذمہ عیسائیون ہی ومیز قطع نظر اس سے کہ قرآن کی تعلیم توراۃ کی اکثر مطالب اور تعلیمات سے موافق اور مطابق ہے اور انجیل توراۃ کی ضد اور برخلاف اور بھی ایک بڑی پکی دلیل ہی کہ انجیل خدا کا کلام نہین اور قرآن خدا کا کلام ہی ونیز قطع نظر اس سے کہ انجیل کی سچی باتین توراۃ سے نکالی ہوئی ہین ہین بنظر انصاف یہہ سوال کرتا ہون کہ باوجودیکہ کتب مقدسہ مین انبیا بقین بھی ہین جو سچی اور اگلے کتب آسمانی اور قدیم تواریخ سے نکالی ہوئی ہین پیغمبر اسلام کی تعلیم اور جمیع اہل ملت کی کتب آسمانی اور قدیم تاریخون کی اکثر ضد اور برخلاف ہی مطالب اور تعلیمات مین اور بھی ایک بڑی دلیل ہی کہ کتب مقدسہ خدا کا کلام نہین تو انصاف سے اسکا کیا جواب ہی بھلا کیا سوا یہودی اور عیسائی اور مسلمانون کے اور اہل ملت کی تاریخین جنکی تعداد چالیس کروڑ ہی ۴

بالکل جھوٹے ہین اور انکے کتابون مین کچھ بھی سچا اور آسمانی مضمون نہین اب صرف ایک بات نظیر پیش کرتا ہون جسکو کتب مقدسہ نے تمام دنیا کی کتابون کی ضد اور برخلاف بیان کیا ہی یعنے دنیا کی پیدایش اور اوسکی عمر قلیل صرف سات ہزار برس کی دیکھو یہہ بات کتب ہنود او چین اور مصر اور یونان اور ایران سب کی ضد اور برخلاف ہی فقط

تازہ ترقیات (باقی عیدہ)

سلطانی مانتی نگرو کو اسکی پہلی حالت پر قایم رکھنے کی تجویز کی ہی

قسطنطنیہ ۳۰ فروری

سر رابرٹ علیہ روم نے تجویز کی ہی کہ رئیس مانتی نگرو کو اسکی پہلی حالت پر قایم رہنے دینے اور اسکا قصور اسا ملک بھی بتا دیکر اسکے ساتھ صلح اختیار کی جاوے۔

سر کارلیہ موصوف نے چونکہ قلعہ الکزناتس کو بطور کفالت اپنے ماتحت کر لینے پر دعوی کیا ہی لہذا فیما بین سرکار موصوفہ اور پرنس مسلان کے صلح ہونے مین نوعی شک پیدا ہی فقط

معزولی مدحت پاشا

قسطنطنیہ ۵ فروری

مدحت پاشا اپنے عہدہ زیری اعلمی سے معزول ہو گئے اور ادہم پاشا جو سابق مین بحیثیت سفیر روم برلن مین اپنے عہدہ کے کام پر تقرر تھے اور فی الحال طلبہ قسطنطنیہ مین بجانب سرکار روم وکیل مقرر ہوئے تھے پاشا موصوف الیہ کی جگہ عہدہ جلیلہ مذکور پر مختار کر دئے گئے ہین۔

سرکار ترکی نے ایک سرکلر اس مضمون کا جاری فرمایا کہ صاحبان روم حقوق سلطنت کو بچانے اور اسکی عزت حکومت کی نگرانی کرنے کے واسطے جو کچھ کوشش عمل میں لاوینگے اور دوسرے لوگ اگر اسلاحات سلطنت کے امر میں مداخلت کرینگے اور اراد کرین تو اس تقدیر میں ان سے بحث و نزاع کرنا لازم ہوگا فقط سس الاخبار روس

قسطنطنیہ میں صدر اعظم کا مقرر ہونا

قسطنطنیہ ۷ فروری

جو فرمان عالیشان سلطانی کہ دربارہ خدمت صدر اعظمی و ادہم پاشا کو امور کرنے کے جاری ہوا تھا سو وہ جلسہ جدید کو قایم کرتا ہی اور معلوم یہہ کرتا ہی اصلاحات سلطنت کے واسطے اور بھی زیادہ بندوبست انتظام کیا جاویگا۔ کہتے ہین کہ ادہم پاشا نے موصوف پر نے سلہ کے حضرت سے ہین۔ وحت پاشا کو انکے عہدہ جلیلہ سے معزول کرنے کی وجہ ایسی ہوی کہ انہون نے معزول سلطان محمد خان کو پھر از سر نو تخت حکومت روم پر مسلط کرنے کی بابت سازش کی اور اسمین زیادہ کوشش کی گئی ہی اسی سبب سے انکو فورًا دار الامارہ کو طلب کرکے قید کر دئے گئے اور بعد ازان ایک اگبوٹ پر چڑہا کر خارج البلد کئے گئے فقط منہ

روس اور ترکی

سنٹ پیٹرسبرگ ۴ فروری

منجانب سرکار روس ایک سرکیولر (گشتی) اسمضمون کی جاری ہوی ہی کہ کونسل عظیم میں قوی طاقتہ

مطبع بحر الاسلام بمقام بندر روم محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

یورپ نے جو باتین پیش کین تھین سو سرکار روم نے اونکی صاف طور پر تردید کردی ہی پس مقدمہ مذکور قطعی فیصل ہونے سے قبل جلسہ مین جن شاہون نے اپنے اپنے سفیرون کو روانہ کیا تھا سو وہ سلاطین مقدمہ مذکور کے واسطے جو کارروائی برتنی چاہتے تھے روس کو اس کیفیت سے اطلاع دیجاوے پیشنہاد روس کے خواہش یہی ہی کہ جمیع سلاطین مذکور کی روم کے مقدمہ مین ایکہی راے ہوکر باہم متفق رہین فقط

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم نصرت شیم اب زیادہ جنبش کر رہا ہی

جواب رقمطراز ہی کہ کونسٹیٹیوسیول نے تحریر کیا ہی کہ حق بات یہہ ہی کہ دول یورپیہ متعجب ہین دولت عثمانیہ کے قصد و خیال سے جو انکے گمان و قیاس کے برخلاف ہی کیونکہ ان دولتون نے گمان کیا تھا کہ دولت علیہ روم ان دول کی تجاویز مجوزہ کو منظور کرلیگی اور اچھی طرح سر جھکالیگی سو اب اسکے برعکس یہہ بات جدید طور پر پائی گئی کہ سلف کے اہل عرب کا خون جنہون نے بقوت شمشیر اسلام بہت سے ممالک فصاحت فتح کئے تھے اور بہت سی امتون کو مطیع و منقاد بنالیا تھا اب حضرت سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہم کی رگون مین زیادہ جوش کر رہا ہی اور تمام مسلمانون مین بھی ایک مذہبی جوش و خروش پیدا ہوگیا ہی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا پہلے زمانون سے بھی زیادہ جنبش کر رہا ہی اور ہلال زیادہ سرسبز اور درخشندہ ہو رہا ہی فقط از شمس الاخبار

مان تو پر موقوف ہی زور سے مسلمان کرنا کیا حاصل انتشر
(۲) جہاد مین کسی مخالف کو مغلوب کرکے فقط جزیہ پر اکتفا کرنا دلیل
اسکی ہی کہ جہاد کسی کو زبردستی سے مسلمان کرنے کے واسطے نہین
محض ملک مین امن قایم کرنے کے واسطے ہی۔
(۳) ایمان کی بھی مقدم شرط ہی اقرار زبان ہے اور تصدیق ویسے
کرنا اگر ان دونون سے ایک بات نہون تو وہ خدا و رسول کے
نظر مین مسلمان نہین ہی پس جہاد مین زور و ظلم کرکے کسی سے اسلام
کا زبانی اقرار کروا سکتے ہین مگر دل سے تصدیق کرانا ممکن نہین ہے
کیونکہ یہہ رضامندی طبیعت پر منحصر ہی اور وہ بے طمانیت خاطر
میسر نہین ہوتا اور زور و ظلم منافی ان سب حالات کا ہی پس ثابت
ہوا کہ جہاد کسی کو مسلمان کرنیکے واسطے نہین بلکہ محض ملک
مین امن قایم کرنیکے واسطے ہی اسلئے حق تعالی نے جو ترکیب
ملکون مین اسلام پھیلانے کے تبلانی وہی ہی کہ اُدْعُ
اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ یعنے
بلا اپنے رب کی راہ پر کی باتین سمجھا کر اور نصیحت کرکے بھلی
طرح اور الزام دے اونکو جسطرح بہتر ہو (آخر نحل)
اب معلوم ہوا کہ جنگہاے افواج ترک نصاری ہی حرب و
جدل اسود وغیرہ کے ساتھ درحقیقت جہاد ہی محض امن
قایم کرنے کے واسطے کیا گیا اور اسوجہ سے ان فوجون کے ہر مبارز
کو ثواب مجاہد حاصل ہوگا غازی بھی انہین مین سے ہین اور
شہید بھی اونہین مین سے ہین اور جب اس جہاد کے بغیر عام ہو
تو کسی مسلمان مرد و عورت غلام و آزاد کو حلال نہین کہ خادم

عرمین الشریفین کے امداد مین اپنے جان و مال سے دریغ کرے
چونکہ تائید دین اسلام دو طرح ہوتی ہی ایک اسلام کی حفاظت
کے واسطے کوشش کرنا جیسا کہ سلطان ترک کو اب لازم ہوا ہے
تاکہ اہل اسلام فتنہ **روس** وغیرہ سے محفوظ اور امن
مین رہین دوسری ترقی دین اسلام کے واسطے کوشش کرنا
جیسے واعظین و نصاری وعظ اور مباحثہ وغیرہ سے کرتے ہین
لیکن ان دونون صورتون مین جب خطر ضعف یا زوال اسلام
کا پیدا ہو تو سب سے مقدم دین اسلام کی حفاظت ہی کیونکہ اگر
مسلمان باقی رہین تو دین اسلام کی ترقی کے واسطے کوشش
کرنے والے کہان سے آینگے پس ایسے حالت مین تمام دنیا کے مسلمانون
پر اب یہی جزو فرض ہے کہ خلیفہ روے زمین امیر المومنین کے تقویت
اور تائید مین اپنے جان و مال سے کوشش کرین کہ یہی دین اسلام
ہی اور بغیر اسکے دعوی اسلام محض خیال خام ہے اور
جسنے یہہ کیا اوسنے دونون طرح کی تائید اسلام کا حق ادا
کر دیا کیونکہ جو اصل کو قایم رکھنا چاہتا ہی تو گویا اوسکی ترقی
کے اسباب فراہم کرتا ہی اور جب اصل قایم رہے تو اسکی
ترقی کیونکر نہ ہوگی پس تمام روے زمین کے مسلمانون کو دین
اسلام کے سارے حقوق ادا کرنا اسی تدبیر سے
ممکن ہے کہ سلطان اسلام کی خدمت جان و مال سے
اپنے اوپر لازم جانین اور تمام روے
زمین کے مسلمانون کو دین اسلام کے
سارے برکتون اور نعمتون کا حاصل کرنا
اسی تدبیر سے ممکن ہے کہ سلطان اسلام کی خدمت

جان ومال سے اپنے اوپر لازم جانین
وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

۱۲۹۱ھ
ابو المنصور بہجامی
الکتاب ناصر السنۃ سید الدین محمد
امام فی مناظرۃ اہل

از مہر مدوحان

مخدوم مکرم مظہر لطف وکرم جناب محمد شریف صاحب ناظم انجمن
خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ دام عنایتکم
تسلیم عرض کرتا ہون قبول ہو۔ اوران خوشخبریون کو
درج اخبار گہربار فرماکر ناظرین اخبار کا دل شاد فرمائے
اگرچہ مین نے ماہ شوال مین جو نیاز نامہ روانہ خدمت بابرکت
کیا تھا ان خبرون کو بھی لکھا تھا مگر اسوقت تگ چھپنے سے
معلوم ہوا کہ شاید وہ نیاز نامہ تلف ہوگیا ہوگا لہذا مکرر
لکھتا ہون۔
پنجم کبنی ساکن پرگنہ بارہ ضلع الہ آباد ۶ ماہ اکتوبر ۱۸۷۴ء
روز جمعہ کو خدمت مین جناب حافظ مولوی محمد حسین صاحب
کے حاضر ہوکر بصدق دل مذہب اسلام کو قبول کیا۔ اور
نام اسکا عبداللہ رکھا گیا۔
یکم شوال کو دیبی دین خیاط خدمت مین جناب مولانا مولوی
شیخ عبدالنبی صاحب وکیل عدالت دیوانی ضلع الہ آباد کے
حاضر ہوا اور کہا کہ مین مسلمان ہونگا۔ مولانا موصوف
و نیز جناب مولوی سید فرید الدین احمد صاحب صدر الصدور

شہر مرزاپور نے فرمایا کہ تم کس غرض سے اپنے مذہب کو ترک
کرکے مذہب اسلام قبول کرتے ہو اوسنے کہا کہ جہانتک مین
دیکھتا ہون مجھکو یہہ مذہب سچا معلوم ہوتا ہی اور یہ دل
کہتا ہی کہ تو مسلمان ہو اور بت پرستی کو چھوڑ۔ اوسوقت
مولانا نے کلمہ تلقین کیا اور نام اسکا دین محمد رکھا۔

یوحنا عیسائی کے اسلام لانیکی عجیب کیفیت

۵ جنوری ۱۸۷۵ء روز جمعہ کو مسمی یوحنا عیسائی ساکن
شہر کانپور چوک مین آیا۔ اور مسٹر ملکم صاحب منادی کر رہے
تھے اور بفاصلہ ۱۵ قدم کے منشی عبدالرزاق صاحب واعظ بھی
ابطال تثلیث کے دلایل بیان کر رہے تھے مسمی یوحنا مادر
کھڑا سنا کیا بعدہ مسٹر ملکم صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ میرا باپ
عیسائی تھا اور مین نے بھی ایام طفولیت سے اسی مذہب مین
پرورش پائی مگر اسوقت تگ مجھکو مسئلہ تثلیث کا معلوم نہوا
اور جس بھائی سے مین نے دریافت کیا اوسنے صاف
جواب دیا کہ ہم بھی اسکو نہین سمجھے ہین پس مین آپ سے دریافت
کیا چاہتا ہون آپ مجھکو جواب دیجے۔ تمام مذاہب
دنیا مین جو اسوقت موجود ہین سب ایک خدا کو مانتے ہین اور
نیز توریت وانجیل کہ جسکو ہم خدا کا کلام سمجھتے ہین اوس سے
بھی ایک ہی خدا کا ہونا ثابت ہوتا ہی پھر جو ہمارے
مذہب مین تین خدا مانے جاتے ہین کہان سے آئے
ملکم صاحب نے کہا کہ تم پادری ٹیوڈ صاحب کے پاس جاؤ وہ
تمکو سمجھائینگے یوحنا عیسائی نے کہا کہ آپ نہین سمجھا سکتے اور
ملکم صاحب نے کہا کہ مین اس مسئلہ کو نہین بیان کرسکتا اور

ایسے سلسلون سے وہ عیسائی نے کہا کہ جو ہمارے مذہب کا
پہلا اصول ہی اور جسپر ہماری نجات کا مدار ہی وہ ہی ہماری
سمجھ مین نہین آتا اور نہ کوئی سمجھا سکتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ اصول
ہی غلط ہی - لہذا مین جاتا ہون اور مسلمان ہوتا ہون - یہ کہکر یوحنا
عیسائی پاس مسمی عبد الرزاق صاحب واعظ کے آیا اور کہکر کہ
مجکو مسلمان کرو واعظ موصوف نے کلمہ تلقین کیا اور نام محمد اسلام

التماس بخدمت پادری ویریصاحب

آج مین اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۲ ستمبر شروع دیکھتا تھا
کہ میری نظر مضمون صفحہ ۴ دہ کے سطر ۱۶ پر جا پڑی - جسکا خلاصہ
یہ ہی کہ بنگال احاطہ وبمبئی مین کئے عیسائیون کی شہرت
اس بات سے ہورہی ہی کہ وہ انجیل کا خلاصہ موزون کرکے
اوسکو گاتے ہین جیسے ہرگی رام لچھمن وغیرہ کے تعریف مین
بھجن موزون کرکے گاتے ہین - اور اون عیسائیون کو
وہان کے باشندے بولا کر مسیح کا حال سنتے ہین - بعد
تحریر کے جناب پادری صاحب نے اپنی رائے بھی اوسکی
خوبی مین منسلک کی ہی - بلکہ ہدایت کی ہی کہ جو جو عیسائی
شعر وسخن کا شوق رکھتے ہون وہ بھی اس طریقہ کو اختیار
کرین - اور استدلال اس عبارت پر کیا ہی کہ - انجیل سے
ہمکو خبر ملتی ہی کہ جب رسول یہودیون کے سامنے منادی کرتے
تھے تو اونکے عبادت خانون مین جاکر اونکے دستور کے
موافق منادی کرتے تھے الخ اب ہم بھی ویریصاحب کو اس
تحریر کے ذریعہ سے ایک خوشخبری سناتے ہین اور بعد
اسکے کچھ دریافت بھی کرینگے - واضح ہو کہ کئے سال سے
اس شہر مین بھی جناب پادری اسبر صاحب معہ چند اور
صاحبان یورپین کے ہر جمعہ کو جالتن گنج مین لب سڑک
غزلین اور بھجن گایا کرتے ہین مگر بنگال احاطہ وبمبئی احاطہ مین
اور یہان مین اسقدر فرق ہی کہ وہان کے باشندے
عیسائیون کو بلاکر مسیح کا حال سنتے ہین جیسا کہ نور افشان
سے ظاہر ہوتا ہی - اور یہان کے باشندے بولا کے سنا تو ایکطرف
اوس صدا سے متنفر ہوتے ہین اور اتفاقیہ کوئی متوجہ بھی
ہوا تو اوسکا مضحکہ کرتا ہی - اور ویری صاحب کی وہ تحریر ہمکو
انجیل سے خبر ملتی ہی صحیح نہین کیونکہ اناجیل اربعہ کا ایک
ایک حرف ہمنے دیکھا ہی مگر یہہ مضمون کہین نظر سے نہین گذرا
اگر کہین ایسا لکھا ہو تو ہمکو بھی اطلاع دین - شاید پادری
ویری صاحب نے پولوس مقدس کے اوس قول پر توجہ کی ہی
کہ جو انہون نے اول قرنتی کے باب ۹ درس ۱۹ مین فرمایا
ہی - ۱۹ مین نے سب سے آزاد ہوکر آپ کو سبہونکا بندہ کیا ہی
تاکہ مین بہتیرون کو حاصل کرون ۲۰ اور مین یہودی کے
درمیان یہودی سا ہوا تاکہ یہودیون کو حاصل کرون
شریعت والون مین بھی ویسا ہی شریعت والا بنا تاکہ مین
شریعت والون کو حاصل کرون ۲۱ اور بے شریعت
والون مین مین بے شریعت والا ہوا اگرچہ مین خدا کے
نزدیک بے شریعت والا نہین بلکہ مسیحی شریعت والا ہون
تاکہ مین بے شریعت والون کو حاصل کرون ۲۲ اور مین
کمزورون مین کمزور سا ہوا تاکہ بے کمزورون کو حاصل
کرون مین سب یہودیون کے واسطے سب کچھ بنا تاکہ مین

ہر طرح سے کتنے کو بچاؤن الخ پس پولوس مقدس کے
اس تحریر سے تو البتہ ثابت ہی کہ مقدس موصوف نے
سب روپ بدلے ہین۔ پس اگر پادری ویری صاحب کے
اس دور اندیشے پر نظر ہی تو ہم اتنا ضرور کہینگے کہ غیر قومون
نے یہہ طریقہ ایک عمدہ مضحکہ اس نواح مین ہوگا۔ مگر یہان
جیسا غیر قومون کے رسول نے پہلے یہہ طریقہ اختیار کیا تھا
ویسا ہی غیر لوگ یعنے تیلی تمولی جو ایمان لاے ہین
اور مسن مین مغت کی پاؤروٹی اوراتے وہ
اس طریقہ کو اختیار کرین تو زیادہ ہنسی نہوگی فقط
الراقم ایک ترقی چاہنے والا مذہب پولوسی کا

مباحثہ جناب حاتم علی صاحب واعظ وفرانسس لوئیس صاحب

عنایت فرمائے من جناب فرانسس لوئیس صاحب سلامت
عنایت نامہ آیا بندہ بہت ممنون ہوا۔ اور اول سے آخر
تک اسکو غور وتامل سے دیکھا۔ **اول** آپنے خط مین بہت
عبارت فضول تحریر فرمائی ہی۔ دوسری خط مذکور کے
دیکھنے سے یہہ امر ہمپر بخوبی ظاہر ہوگیا کہ آپ نے اسوقت
تک کوئی رسالہ ان رسایل مین سے جو علماے اسلام نے
آپکے مذہب کی تردید مین تصنیف کئے ہین نہین دیکھا
ورنہ یہہ سوال کہ انجیل کے تحریف ہونیکا سبب کیا اور
کسنے تحریف کی اور کس کس مقام پر تحریف ہوئی کرتے
کیونکہ ہمارے علماے والا مقام نے نسخ و تحریف
وغیرہا ثابت کیا ہونا انجیل مروجہ کا ایسا ثابت کیا ہی
اور تثلیث و کفارہ وغیرہ کو ایسا باطل کیا ہی کہ اسوقت
تک علماے نصاریٰ سے کسینے حرکت نہین اٹھایا جواب
لکھنا تو ایک طرف۔ لہذا مین اون رسایل شہورہ کا نام
لکھے دیتا ہون میری خاطر سے ضرور دو ایک رسالے دیکھ
لیجیے گا۔ تاکہ پھر کسی قسم کا شبہہ باقی نرہے۔ اور وہ
رسایل یہہ ہین۔ صیانت الانسان عن وسوسۃ الشیطان
فی رد تحقیق الایمان۔ تمزیق البطلان جواب دیگر تحقیق
الایمان۔ دمدمۃ علی مسموم جواب تحقیق الایمان۔ اور
ابحاث ضروری دینی مباحثہ۔ اور اظہار الاسلام اور
اظہار الحق اور تصدیق المسیح اور بشارت متی مترجمہ
اور تائید الاسلام اور براہین سابا طعہ اور کتاب مرغوب
اور صولۃ الضیغم اور وہابیہ اور تائید المسلمین اور استفسار
اور کشف الاسرار جواب مفتاح الاسرار اور معدن
اعوجاج المیزان جواب میزان الحق۔ اور میزان المیزان جواب
میزان الحق اور تصلیب المطاعن جواب تحقیق دین حق اور
بروق لامعہ اور ازالۃ الاوہام اور ازالۃ الشکوک اور
استبشار جواب حل الاشکال اور اعجاز عیسوی اور
رقیۃ الوداد جواب نیاز نامہ اور محسن داودی جواب
نغمہ نجفوری اور الغمام جواب آئینہ اسلام اور بحث
شریف اور بہت کو نسل اور تحریمات میل ورسالہ
ابطال صلیب اور جواب باصواب اور رسالہ ابطال
الوہیت اور رسالہ ابطال تثلیث اور اصول بطلان
مذہب عیسائی اور صلاح خیر اور رسالہ تمایۃ الفرقان جواب

مراۃ القرآن اور رسالہ لطیفہ جواب تاریخ محمدی اور
حقیقۃ الاسلام اور سیف الامۃ اور رائے منصفانہ وغیرہ
اور اگر مذہب اسلام کے جانب سے اور مسایل مین آپکے
تسکین ہوگئی ہو۔ حرف محرف ہونا انجیل مروجہ کا آپکے
مزدیک پایہ ثبوت کو نہ پہونچتا ہو از راہ عنایت دو رسالے
وایک تفسیر کہ جواب کے علمانے کسی قدر انصاف کو دخل دیکر
منجملہ اور اذکار کے محرف ہونا عہد عتیق وجدید کا لکھدیا
ہی دیکھہ لیجئے گا۔ کتاب اپالوجی قراقم دی محمد۔ کہ جو مسٹر
گاڈفری ہنگس صاحب کے تصنیف سے ہی اور جناب
سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس ای نے ولایت سے
ہندوستان مین لاکر ترجمہ کرکے بنام حمایت الاسلام
چھپوایا ہی۔ اور مرات الصدق جو تصنیف سے جناب
پادری بیدی صاحب کے ہی اور گوالیار مین چھپی ہے
اور تفسیر ہمارے نصاب۔ اگر انکے بھی دیکھنے کی فرصت ہو تو
ذرا دو ای بیبل کو لیکر اور بیبل مطبوعہ حال کو ملا کر دیکھہ
لیجئے کہ کس قدر باب ورس بیبل مذکورہ مین زیادہ ہین
یا کمی۔ ماشاءاللہ اس عنایت نامہ مین آپ نے
صفت براعۃ الاستہلال کو خوب فرمایا ہی یعنے
جیسا کہ آپ کا مذہب عقل ونقل کے خلاف ہی ویسا ہی
ترکیب الفاظ وتصحیح محاورات مین بھی آپ نے برتاؤ
کیا ہی۔ اگرچہ یہ مضمون خارج از بحث ہی مگر مصلحتاً
کسی قدر التماس کرنا ضروری سمجھتا ہون تاکہ آپ
کے مخاطب صحیح ہونے پر ایک عمدہ دلیل ہو گو آپ

حظہ نہ اوٹھائین مگر اور ناظرین محظوظ ہونگے **قال**
کوئی **اہل محمدی** آپ کے شہر یکون مین سے مجمع عام
مین **مرمت مسیح وین** کی کرتا تھا الخ **اقول**
لفظ اہل محمدی جو آپ نے اس عنایت نامہ مین برعایت
تثلیث تین بار تحریر فرمایا ہی اسکا مطلب مین نہین
سمجھتا براہ مہربانی بلائے کہ یہہ کہانکا محاورہ ہے
اور اسکے کیا معنے ہین اور لفظ **مذمت** کے تو ائت
نے ایسی مرمت کی ہی کہ وہ لفظ حقیقت مین مذمت کے
قابل ہوگیا۔ اور **مسیح وین** کی تو بندہ نے
تواریخ ولغت وغیرہ مین بہت تلاشی کی لیکن اسکا کہین
نہ لگا معلوم ہوتا ہی کہ آپ نے کوئی نیا دین مسمی بہ
مسیح وین ایجاد کیا ہی یا کسی **مسیح الدین**
عیسائی کے نام کا محفف ہو۔ واقعی آپ کی لیاقت بھی
قابل تحسین ہے کیونکہ یہہ تینو لطیفے ایک ہی سطر مین برعایت
اقانیم ثلثہ آپ نے البتہ بہت کوشش سے جمع فرمائے
ہین مرحلبکے برین عقل ودانش ہزار آفرین آپ مین
آپ سے یہہ پوچھتا ہون کہ وہ کون صاحب تھے
جو مذمت دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کرتے تھے
یہہ تو آپکا بالکل دروغ بے فروغ ہے کیونکہ اوسی
روز جناب الف خانصاحب سلمہ اللہ وکیل برادر
ولیعہد مہاراجہ ریوان کے وعظ فرما رہے تھے اور وہ
مسلمان ہمنے پس مذہب اسلام مین دین حضرت عیسیٰ کو
برا کہنا داخل کفر ہے۔ جناب خانصاحب موصوف نے

نہ صرف اتنا فرمایا تھا کہ دین عیسوی خراب کیا ہوا پولوس
مقدس کا ہی اور اس اپنے دعوی کو جناب موصوف دلایل
عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کرتے تھے آپنے اوسکا نام مذمت
رکھا ہی۔ مجکو یقین ہی کہ یہہ فقرہ آپنے صرف اس غرض سے
لکھا ہی کہ پادری ہیڈ صاحب وغیرہ جو آنحضرت کی نسبت
کلمات سخت استعمال کرتے ہین اور ہم لوگ اس امر مین انکی
شکایت کرتے ہین سو اوس الزام کو آپ اس فقرہ کے ذریعہ
سے دفع کیا چاہتے ہین تاکہ اس خط کے دیکھنے والے یہہ
سمجھین کہ طرفین سے خلاف مذہب منادی ہوتی ہے
مگر یہہ تحریر آپ کی بالکل فضول ہی کیونکہ غیر قوم بھی اسکو خوب
جانتی ہی کہ مسلمان حضرت عیسی علیہ السلام کو نبی برحق سمجھتے
ہین وہ کبھی مذہب حضرت عیسی کو برا نہ کہینگے بلکہ اونکو یقین ہوگا
کہ یہہ فقرہ لوئیس صاحب نے تعصب کی راہ سے لکھا ہی اور اگر
حقیقت مین آپکے نزدیک یہہ کہنا کہ دین عیسوی خراب کیا
ہوا پولوس مقدس کا ہی مذمت دین عیسوی مین داخل
ہی تو پہلے مذمت کرنے والے علماے عیسائی ٹھہرینگے
ہم بخوف طوالت ایک متعصب عیسائی کہ جنسے آپ بھی واقف
ہین اونکے رسالہ کا نام لکھے دیتے ہین آپ ملاحظہ فرما
لیجئے گا۔ جناب بابو ہری جان صاحب نے اپنے رسالہ
تعظیم التوریت مین اچھی طرح پولوس مقدس کے اوصاف
بیان فرماے ہین۔ اور جان ڈیونپورٹ صاحب
تحریر فرماتے ہین کہ **کاملت** صاحب بھی کہتے ہین
کہ یہہ آیت در باب تثلیث کسی قدیم نسخہ مین نہین مسیح نے

تو ایک ہی خدا کے اعتقاد کا حکم فرمایا تھا لیکن پولوس اور
یوحنا نے جو پیروان افلاطون مین سے تھا مسیح کا مذہب
خراب کر دیا اور ہمین سے عقیدۂ توحید باریتعالی کا نکالکر
عقیدہ مہمل تثلیث مخترعہ افلاطون داخل کیا اور اوصاف
الہی کو خدا قرار دیا یعنے روح القدس اور علم الہی جسے افلاطون
نے بلفظ کلمہ تعبیر کیا ہی اور مسیح کو کلمہ کہا ہی جیسا کہ باب اول
انجیل یوحنا مین لکھا ہی **تم بلفظہ** مظاہر الحق صفحہ ۹۳ کا
حاشیہ ملاحظہ فرمائے پس جو الزام کہ آپ جناب خانصاحب
موصوف کو دیتے ہین الحمد للہ کہ اس الزام مین عیسائی
بھی شریک ہین **سہ کبا لطف جو غیر پردہ**
کھولے ؛ جادو وہ جو سر پہ چڑھکے بولے

قال اوسوقت آپنے بندہ کے پاس تشریف لاکر فرمایا
کہ آپ اسنے گفتگو کرین **اقول** کیون صاحب مین اسوقت
کہان تھا جو آپ کے پاس آیا مین تو دیر سے آپکے قریب
کھڑا ہوا وعظ خانصاحب موصوف کا سن رہا تھا مان بیشک
مین نے آپ سے گفتگو کرنے کو کہا مگر اوسوقت کہ جب خانصاحب
نے کئی مرتبہ یہہ فرمایا کہ اگر میری تقریر پر کسی عیسائی کو شبہہ ہو تو
مجھ سے گفتگو کرے لہذا مین نے آپ سے کہا کہ آپ
کچھ گفتگو کیجئے۔ آپنے انکار کیا اور جناب حبیب صاحب
بھی تشریف لاکر تھوڑی دیر تک کھڑے سنکے بعد
جاکر منادی کرنے لگے کسی نے مقابلہ مین خان صاحب کے
منہہ نہ کھولا **قال** بندہ نے اوسوقت از راہ کثیر مین
بحث کرنا مناسب نہ جانا کیونکہ ایسی جگہہ سوائے غوغا و

مطبوعہ صفر المظفر ۱۳۲۶ھ ہجری

منشور محمدی نمبر ۲

قول جب بیکار ہے تو اسکے کچھ نتیجہ اور فائدہ نہین نکلتا اندرسن صاحب نے محلہ جانسین گنج مین لب شرک مباحثہ مذہبی کے واسطے مکان لیا تھا اور فریقین مین سے بہت لوگ جمع ہوتے تھے اور بحث ہوا کرتی تھی ہم نے آپ کو کبھی جمع نہین دیکھا اب فرمائے کہ اوس مجمع مین کیا فائدہ آپکو ہوا تھا یہہ تحریر آپ کی محض اوس روز کے مجبوری کی تاویل ہی اور لفظ فائدہ کو آپ نے فائیدہ لکھا ہے شاید اسمین بھی کچھ فائدہ ہو قال اسواسطے بندہ نے عرض کی کہ اگر آپ کچھ تقریری گفتگو کیا چاہتے ہین تو بشرط موقع و فرصت فصاحت کے طور پر کیجئے بندہ حاظر ہی اقول آپ کا یہہ جملہ بھی فصاحت کے طور پر کیجئے عجب جملہ ہی اور فصاحت کا لفظ یہان بالکل فصاحت سے خارج ہی اگر آپ یومین فصاحت سے کلام کرینگے تو بجای فصاحت ایک یہہ بری قباحت لازم آئیگی کہ آپ کے مسیح کی صلیب باطل ہوجائیگی کیونکہ اول قرنتھیوں کے باب اول ورس ۱۷ مین جناب پولوس مقدس غیر قومون کے رسول فرماتے ہین کہ مسیح نے مجھے غوطہ دلانے کو نہین بلکہ رسالت کے وعظ کرنے کو بھیجا ہے کلام کی فصاحت سے نہین مبادا مسیح کے صلیب باطل ہوی الخ پس آپ کہونکر فصاحت سے گفتگو کرسکتے ہین کیونکہ آپ کے پیشوا تو فصاحت کی گفتگو سے ایسے خایف تھے جیسا کہ انکے کلام سے ظاہر ہی اور آپ کو اونکا پیرو لازم ہے۔ اور لفظ حاضر کو آپ نے بشکل خاطر لکھا ہی آپ کے خاطر سے حاضر پر بتاریخ ۱۸ درج یہہ لفظ آپ نے بداملا لکھا ہی۔ قصور معاف فصاحت کے ساتھ لفظ طور کا بھی بہت بے طور ہی قال سواآپ نے فرمایا تحریری ہو تو بہتر ہی اقول مین نے تحریری مباحثہ کو اسوجہ سے کہا کہ مین آپ کی تقریر سے تو خوب واقف ہوگیا تھا کہ ایک ایک بات کو آپ دس دس مرتبہ کہتے ہین اور سوائے اپنے کہنے کے دوسرے کی سنتے نہین اسواسطے مین نے خیال کیا کہ تحریر کے ذریعہ سے بہت جلد وہ مسایل کہ جسمین اکثر میری اور آپ کی بحث ہوی طے ہوجاوینگے تو بعنایت الٰہی آپ کی تحریر بھی المعنی فی بطن شاعر سے کم نہین محض قیاس ہی سے مطلب سمجھ مین آتا ہی اگر الفاظ کی پابندی کیجاے تو سمجھنا محال ہے پس اس تحریر سے تو وہ تقریر ہی غنیمت ہے قال اسواسطے اب کچھ عرض کرتا ہون ہر ایک ملت و مذہب کا فخر دنیا کے لئے نہین بلکہ عقبا سلامتی و نجات کے واسطے ہی اقول اول آپ نے لفظ عقبیٰ بداملا لکھا ہی۔ دوسری آپ کا فخر مذہبی آپکے نجات کے لئے کافی نہین اور اسکے ثبوت مین ہم محقق الٰہ آبادی سلمہ اللہ تعالیٰ کے وہ چھ دلایل جو محقق موصوف نے اپنے رسالہ ہدایۃ الانام الی ملۃ الاسلام مین تحریر فرمائے ہین قلم بند کئے دیتے ہین تاکہ آپ کو اپنے نجات کی کیفیت معلوم ہوجائے فقط باقی آیندہ

ترکون کی تہذیب

اسکا تسمین مین ایک خط قسطنطنیہ سے چھپا ہی اوس سے وہ برتاو جو گورنمنٹ ترکی اور عیسائیون سے ہی ظاہر ہوتا ہی اہل اسلام جانتے ہین کہ خدا کا کلام ہمارے لئے اور عیسائیون کے لئے برابر ہی مگر فوقیت اتنی ہی جانتے ہین کہ ہمارے پاس پیغمبر آخر الزمان کی وہ کتاب ہی جو ہمارے لئے بخصوص ہی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کے بھی معتقد ہین تواریخ ترکی مین کہین نہین یہ بات پائی جاتی کہ ترکون نے کبھی جنگ مذہبی اس غرض سے کیا ہو کہ عیسائیون کو مسلمان کرین زمانہ سابق مین مسلمانون مین اور عیسائیون مین لڑائی ہوئی ہی مسلمانون کو فتح نصیب ہوئی۔ گمان ہی کہ بسبب مسلمانون نے کبھی کسی عیسائی کو ایذا نہین دی۔ البتہ جزیہ لیا جاتا تھا یہی امر ناگوار خاطر تھا۔ اور یہ جزیہ اس سبب سے لیا جاتا تھا کہ فوج کی نوکری سے عیسائی مستثنی تھے تمس یعنے جزیہ تو ایک ہی لیا جاتا تھا مگر اون کی جان و مال کی حفاظت عمدگی سے ہوتی تھی اونکے مذہب کی عزت کی جاتی تھی خلیفہ اول ہمیشہ ایسے ہی فرمایا کرتے تھے عیسائی اپنے امور مذہبی کے رسوم سلطنت ترکی مین بخوبی ادا کرتے ہین ترک نہ کبھی مذہبی لڑائی کرتے ہین نہ متعصب ہین سلاطین عیسائی جب کبھی حملہ کرتے تھے بیاد عایا سے عیسائی نے کبھی بغاوت اختیار کی تو ترک بھی مستعد مسلح ہو جاتے ہین اوسوقت اونکا تعصب بڑھ جاتا اور عیسائی ہر طرف سے اپنے مذہبی امور ادا کرتے ہین کسی قسم کا ترکون کی طرف سے تعرض نہین ہوتا ایک دن سفر یہ پر ترکی فوج گرجا اور دوسرے پرستش گاہون پر جاتی ہی اور مذہب عیسائی کی عزت خیال کرکے پریمت اف ارمن کی سلامی دیتی ہی پر سپاہین ایسا تو نہین ہوتا کہ روی کیتک اس آزادی سے اپنے رسوم ادا کرتے ہین فقط

ناصر الاخبار دہلی

اطلاع

ساکنان بندر بمبئی کی خدمت مین یہ عرض ہی کہ جن صاحبون کو خریداری اخبار منشور محمدی کی منظور ہو تو ہمارے احبت جناب محمد ہاشم صاحب ساکن بوانا کبوتر متصل کہنڈا تالاب مکان نمبر ۱ سے بات چیت